www.pdfbooksfree.pk
www.pdfbooksfree.pk

حاتم طائی

بہت دن ہوئے عرب میں ایک قبیلہ تھا۔ اس قبیلے کو طے کہتے تھے۔ قبیلے کے سردار کا ایک بیٹا تھا۔ اس کا نام حاتم تھا۔

حاتم بڑا بہادر اور سخی تھا۔ وہ ہر ایک کے کام آتا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

کیا امیر اور کیا غریب ، سب اُس کے گُن گاتے تھے
حاتم کا ایک دوست تھا، مُنیر۔ مُنیر ایک شہزادی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اُس شہزادی کا نام بانو تھا۔ بانو اتنی خُوب صُورت تھی جیسے پری۔

www.pdfbooksfree.pk

ایک دن بانو نے مُنیر سے کہا "میرے پاس مُرغابی کے انڈے کے برابر ایک موتی ہے۔ تم کہیں سے ایسا ہی موتی لے آؤ تو میں تم سے شادی کر لوں گی"۔

بے چارے مُنیر نے ویسا موتی بہت تلاش کیا مگر وہ کہیں نہ ملا۔

ایک دن حاتم جنگل میں شکار کھیلنے گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مُنیر ایک درخت کے نیچے بیٹھا رو رہا ہے۔ حاتم کو مُنیر پر بڑا ترس آیا۔ اس نے پوچھا "دوست، کیوں روتے ہو؟"

مُنیر نے ٹھنڈی سانس لی اور موتی کا قصّہ سُنایا۔

www.pdfbooksfree.pk

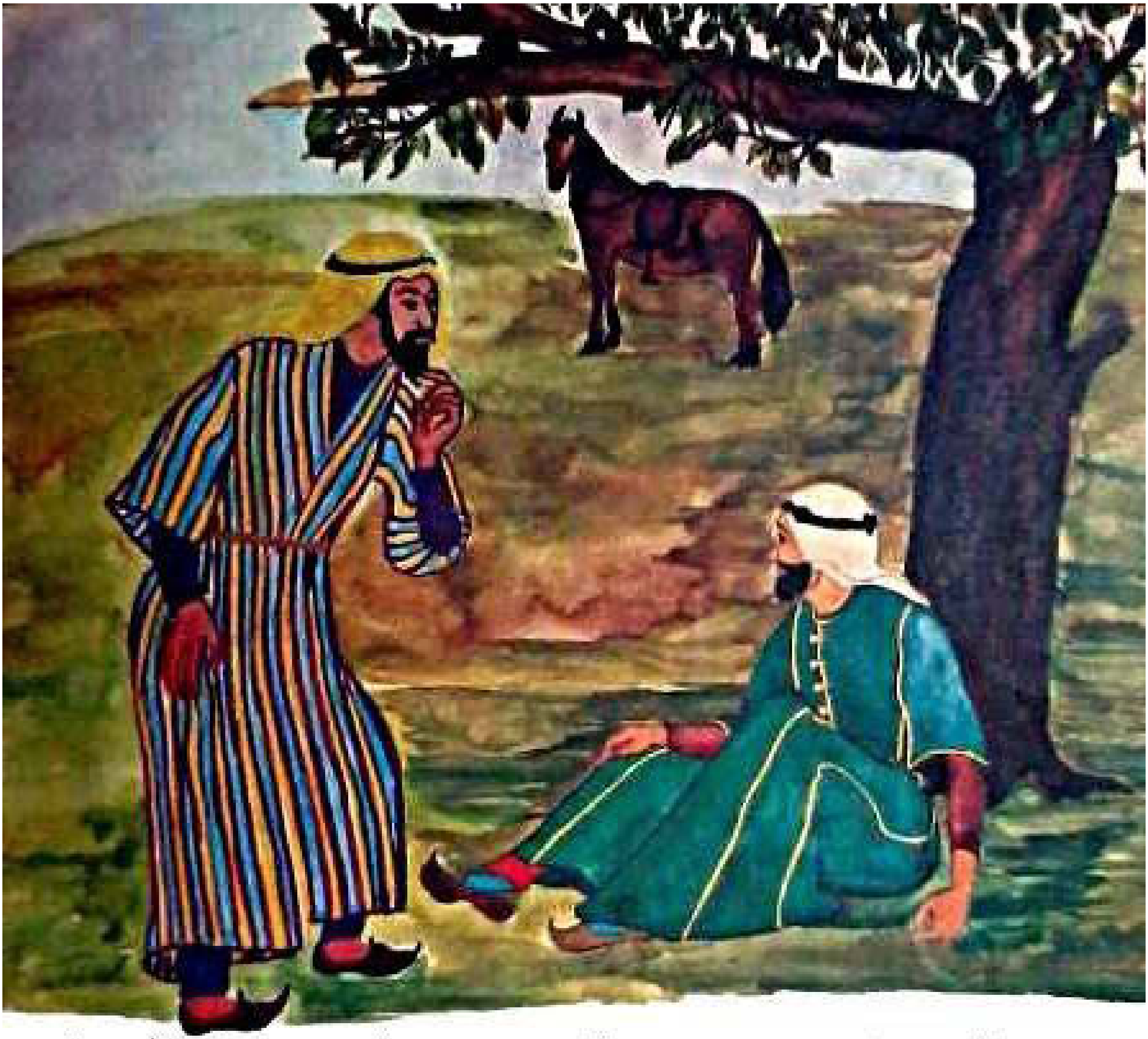

حاتم نے کہا "دوست، موتی میں لاؤں گا۔ چاہے مجھے سمندر میں غوطہ کیوں نہ لگانا پڑے۔ تم گھر جا کر آرام سے بیٹھو اور میرے واپس آنے کا انتظار کرو۔ اللہ نے چاہا تو میں جلدی واپس آؤں گا۔"

حاتم نے اپنے باپ سے اجازت لی اور سفر پر روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے شام ہو گئی تو حاتم تھک کر ایک پیڑ کے نیچے آرام

www.pdfbooksfree.pk

کرنے بیٹھ گیا۔

اتنے میں دو چڑیاں اُڑتی اُڑتی آئیں اور اُس پیڑ پر بسیرا کرنے بیٹھ گئیں۔

جب رات ہوئی تو چڑیا اپنے چڑے سے کہنے لگی "چڑے رے چڑے، کہیں اور چلو۔ میرا جی یہاں نہیں لگتا۔"

www.pdfbooksfree.pk

چڑے نے کہا "تم ٹھیک کہتی ہو۔ جی تو میرا بھی یہاں گھبرا گیا ہے۔ صبح ہوگی تو کہیں اور چلیں گے۔"

چڑیا کہنے لگی "درخت کے نیچے جو آدمی بیٹھا ہے، یہ بہت پریشان معلوم ہوتا ہے۔ نہ جانے اس بے چارے کو کیا غم ہے؟"

چڑے نے کہا "مجھے معلوم ہے، اسے کیا غم ہے۔ اس کا نام حاتم ہے۔ یہ اپنے دوست کے لیے ایک موتی ڈھونڈنے نکلا ہے، جو مرغابی کے انڈے کے برابر ہے۔"

www.pdfbooksfree.pk

چڑیا یہ سُن کے بولی "اِتنا بڑا موتی کہاں ملتا ہے؟"

چڑے نے اپنے پر پھڑپھڑا کر کہا "یہاں سے جنّت دُور ایک دریا ہے۔ اُس کے کنارے ایک بڑا سا پرند رہتا تھا جو تین برس بعد دو انڈے دیتا تھا۔

"ایک بار اُس نے انڈے دیئے تو ایک انڈا پریوں کا بادشاہ شمس لے گیا اور دُوسرا انڈا ایک اور بادشاہ ماہ یار کو ملا۔ شمس نے یہ انڈا شہزادی بانو کو اُس کی سال گرہ پر دے دیا۔ اب شہزادی بانو کہتی ہے کہ جو کوئی اِس موتی کا جوڑا لائے گا

www.pdfbooksfree.pk

میں اس سے شادی کروں گی۔"

اتنا کہہ کر چڑا خاموش ہو گیا۔ چڑیا نے پوچھا "اگر کوئی ماہ یار بادشاہ سے انڈا مانگے تو وہ دے دے گا؟"

چڑا بولا "شاید دے دے۔ ویسے ماہ یار بادشاہ کی شرط یہ ہے کہ جو کوئی اُسے انڈے کی پوری کہانی سُنائے گا، وہ یہ انڈا اُس کو دے دے گا۔"

حاتم کو پرندوں کی بولی آتی تھی۔ اُس نے یہ ساری باتیں سنیں

www.pdfbooksfree.pk

تو اس کے کان کھڑے ہوئے۔

اتنے میں چڑا بولا "مگر بی چڑیا، بادشاہ ماہ یار کے محل تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ راستے میں کہیں دیو ہیں۔ کہیں جن اور کہیں اژدہے۔"

چڑیا کہنے لگی "تو پھر بے چارہ حاتم کیسے جائے گا؟"

چڑا بولا "بس اس کی ایک ہی ترکیب ہے۔ نیچے زمین پر ہمارے بہت سے پر پڑے ہیں۔ حاتم انھیں سمیٹ لے۔ جہاں کہیں خطرہ ہو، یہ پر نکالے، اپنے بدن سے لگائے۔ پھر قدرت

www.pdfbooksfree.pk

کا تماشا دیکھے۔ کوئی جن، دیو، سانپ، اژدہا اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

صبح ہوئی تو حاتم نے یہ تعویذ لے اور چل پڑا۔ جگہ جگہ اُسے دیو اور سانپ ملے، مگر وہ چلتا رہا۔ جہاں اُسے خطرہ نظر آتا، وہ یہ اپنے بدن سے لگا لیتا

چلتے چلتے حاتم تھک گیا۔ اُسے پیاس بھی لگ رہی تھی۔ ایک جگہ چشمہ دکھائی دیا۔

حاتم جلدی جلدی اُس چشمے کی طرف بڑھا تو ایک سانپ نظر

www.pdfbooksfree.pk

آیا۔ اُسے دیکھ کے حاتم واپس جانے ہی والا تھا کہ سانپ نے آواز دی "واپس کیوں جا رہے ہو؟ ٹھہرو!"

سانپ کو باتیں کرتا دیکھا تو حاتم کو بڑا اچنبھا ہوا۔

سانپ نے اُسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ حاتم اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

سانپ حاتم کو ایک بہت بڑے باغ میں لے گیا۔ باغ میں ایک بڑا سا حوض تھا۔ سانپ حوض میں کود گیا اور تھوڑی دیر

www.pdfbooksfree.pk

میں انسان بن کے نکل آیا۔
اُس آدمی نے کہا "میں پریوں کا بادشاہ شمس ہوں۔ میں جھوٹ بولتا تھا اور ہر ایک سے لڑتا تھا۔ اِس لیے اللہ میاں نے مجھے سانپ بنا دیا۔
"میں نے دُعا مانگی تو غیب سے آواز آئی کہ جب میں حاتم نام کے شخص کو دیکھوں گا تو انسان بن جاؤں گا اور اگر حاتم میرے لیے دُعا کرے تو پھر میں مرتے دم تک
انسان ہی رہوں گا۔"

www.pdfbooksfree.pk

حاتم نے یہ سن کر بادشاہ شمس کے لیے دعا مانگی۔ بادشاہ خوش ہو گیا اور حاتم سے کہا "مانگو، کیا مانگتے ہو؟"

حاتم نے اُسے سارا قصہ سنایا اور کہا "کسی طرح مجھے ماہ یار کے ملک تک پہنچا دو۔"

بادشاہ شمس نے اُسے ایک اُڑن قالین دیا اور بولا "اِس پہ بیٹھ جاؤ۔ یہ تمھیں ماہ یار کے ملک میں لے جائے گا۔"

حاتم اُڑن قالین پر بیٹھ گیا۔ قالین اُڑنے لگا۔ راستے

www.pdfbooksfree.pk

میں بہت سے اُونچے اُونچے پہاڑ اور لمبے چوڑے دریا تھے۔
اُڑن قالین اُن سب کو پار کر کے ماہ یار کے مُلک میں پہنچا۔
ماہ یار کے سپاہی اُسے پکڑنے دوڑے۔ لیکن حاتم نے اُنھیں
بتایا کہ وہ لڑنے نہیں، دوستی کرنے آیا ہے۔ سپاہی اُسے ماہ یار
کے پاس لے گئے۔

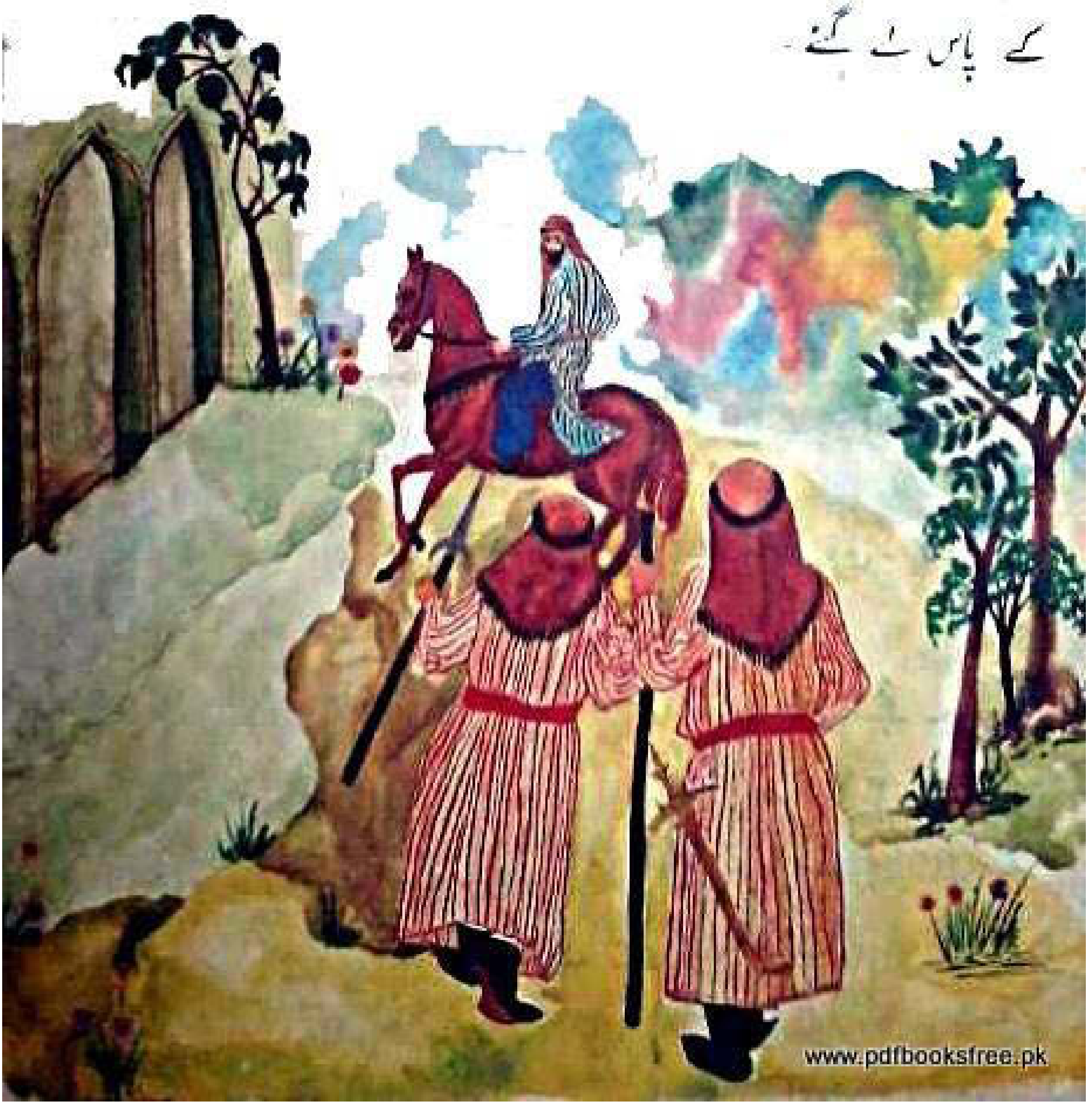

www.pdfbooksfree.pk

ماہ یار حاتم سے مل کر بہت خوش ہوا۔ حاتم نے اُس سے موتی مانگا تو اُس نے کہا "اے حاتم، تم مجھے اِس موتی کی کہانی سُنا دوگے تو میں یہ موتی تُمھیں دے دوں گا۔"

حاتم نے بادشاہ کو سارا قصّہ سُنا دیا۔

بادشاہ کہنے لگا "شاباش! جیسا سُنا تھا، ویسا ہی پایا۔ تم سچ مُچ بہت بہادر اور خُدا ترس اِنسان ہو۔ لو، یہ موتی لے جاؤ اور اپنے دوست مُنیر کو جا کر دے دو۔"

بادشاہ نے حاتم کو بہت سا رُوپیہ پیسا اور سونا چاندی بھی دیا۔

www.pdfbooksfree.pk

مگر حاتم نے انکار کر دیا۔

حاتم نے کہا "آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میرے پاس خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ مجھے صرف یہ موتی چاہیے۔"

حاتم ماہ یار سے موتی لے کر اپنے وطن واپس آیا۔ منیر اس کی راہ تک رہا تھا۔ حاتم کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے وہ موتی بانو کو دے دیا اور بانو نے اس سے شادی کر لی۔

www.pdfbooksfree.pk
www.pdfbooksfree.pk